76

أربعون حديثاً في اللباس والحجاب

قال رسول الله ﷺ: نضّر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه

اربعین احکام لباس

www.KitaboSunnat.com

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

76

سلسلة اربعينات الحديث النبوى

أربعون حديثا

فى اللباس والحجاب

اربعین لباس و حجاب

تألیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق **انصار السنۃ پبلیکیشنز** (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب: اربعین لباس وحجاب

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 5
- نبی کریم ﷺ کو سفید رنگ کا لباس پسند تھا 14
- قمیض پسندیدہ لباس 15
- پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کریں 15
- جمعہ کے دن عمدہ لباس پہننا 16
- حجاب کی فرضیت 17
- مرد کا ستر 35
- عورت کا ستر 38
- عریانی والا لباس ممنوع ہے 42
- شہرت کا لباس ممنوع ہے 43
- لباس میں تواضع 46
- لباس صاف ستھرا ہو 47

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- گھر اور لباس میں تصاویر نہ رکھیں 48
- حرام چمڑے کا لباس پہننا 50
- ریشمی لباس صرف عورتوں کے لیے ہے 53
- مرد حضرات شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں 53
- جوتے پہننا 54
- نیا لباس پہننے کی دعائیں 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انھوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّىَ إِلَيْهِ" [1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر وتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔"

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ." [1]

"وہ اہل حدیث ہیں۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

"اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔"

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))[1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔[2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 1/111۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 2/271، برقم : 1727۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِين فِي إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخْرَجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِى صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِینَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی اللِّبَاسِ وَالْحِجَابِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا لباس پسند تھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴾ ٢٦

(الاعراف : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! بے شک ہم نے تم پر ایسا لباس نازل کیا جو تمھاری شرمگاہیں چھپاتا ہے اور زینت کا باعث ہے، اور پرہیز گاری کا لباس بہت بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

حدیث 1

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.)) [1]

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الطب، رقم: 3878، سنن ترمذی، رقم: 994، سنن ابن ماجه، رقم: 1472، مسند احمد: 1/247، مصنف عبد الرزاق: 6200، مستدرك حاكم: 1/354۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین اور عمدہ لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔''

قمیض پسندیدہ لباس

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾﴾ (یوسف: 93)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم میری یہ قمیض لے جاؤ، اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے، اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ۔''

حدیث 2

((وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمِيْصُ .)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں سے قمیص زیادہ پسند تھی۔''

پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کریں

حدیث 3

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ ،

[1] سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، رقم: 4025، سنن ترمذی، کتاب اللباس، رقم: 1764، صحیح الترغیب والترهیب، رقم: 2028.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں، وضو کرنے میں اور دیگر تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔''

جمعہ کے دن عمدہ لباس پہننا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱ ﴾ (الاعراف: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 4

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا عَلٰی اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ سَعَةً اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهٖ سِوَى ثَوْبَى مِهْنَتِهٖ .))[2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کشادگی ہو تو پھر یہ بات کتنی عمدہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کے لیے خاص کر لے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: 167، 426، صحیح مسلم، رقم: 628، سنن أبوداؤد، رقم: 4140، سنن ترمذی، رقم: 608، سنن نسائی، رقم: 1/ 78، سنن ابن ماجه، رقم: 401، مسند أبو عوانه: 1/ 222، شرح السنة: 1/ 310.

[2] سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، رقم: 1096۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

حجاب کی فرضیت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ؗ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝۵۳ ﴾ (الاحزاب : 53)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کی طرف اجازت دی جائے، اس حال میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ، پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور نہ (بیٹھے رہو) اس حال میں کہ بات میں دل لگانے والے ہو۔ بے شک یہ بات ہمیشہ سے نبی کو تکلیف دیتی ہے، تو وہ تم سے شرم کرتا ہے اور اللہ حق سے شرم نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمھارا کبھی بھی حق نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بےشک یہ بات ہمیشہ سے اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔“

حدیث 5

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! یَدْخُلُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَـلَيْكَ الْبَـرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ .)) 1

’’اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے گھر نیک اور فاسق ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں، کاش کہ آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دیں، تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردے کا حکم) نازل فرما دی۔‘‘

حدیث 6

((وَعَـنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَـتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـعَـهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَـخَـرَجَ سَـهْـمِـي فَـخَـرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَـعْـدَمَا نَزَلَ الْـحِـجَـابُ فَـأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَـافِـلِيْنَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّـى جَـاوَزْتُ الْـجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَـإِذَا عِـقْـدٌ لِـي مِـنْ جَـزْعِ ظَـفَـارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَـنِـي ابْتِـغَـاؤُهُ وَأَقْبَلَ الـرَّهْـطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِي فَـاحْـتَـمَـلُـوْا هَوْدَجِي فَرَحَلُوْهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِيْ كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُـمْ يَـحْـسِـبُـوْنَ أَنِّي فِيْهِ وَكَانَ النِّسَآءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ

1 صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم: 4790.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِّي فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِيْنَ رَآنِي وَكَانَ يَرَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ! مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِىءَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيْبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ)) ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ الَّذِي يَرِيْبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقِهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ ابْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيكُمْ)) فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّ مَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَهْـلَكَ وَلَا نَـعْـلَـمُ إِلَّا خَيْـرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! لَـمْ يُـضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْـجَـارِيَةَ تَـصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَـرِيْرَةَ فَـقَالَ: ((أَيْ بَرِيْرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكِ؟)) قَالَتْ بَرِيْرَةُ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِـنْ أَنَّهَـا جَـارِيَةٌ حَـدِيْثَةُ السِّـنِّ تَـنَـامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الـدَّاجِـنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَـاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ الـلّٰـهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْـمِـنْبَرِ ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِـيْ أَهْـلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَـرُوْا رَجُلًا مَـا عَـلِـمْـتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ الـلّٰـهِ! أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِـنْ إِخْـوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْـنُ عُبَـادَةَ ـ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰـكِـنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ ـ فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَـقْـدِرُ عَـلَـى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَـقَـالَ لِسَـعْـدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُـجَـادِلُ عَـنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَـمُّـوْا أَنْ يَقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَـائِـمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: فَمَكَثْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَـوْمِـيْ ذَلِكَ لَا يَـرْقَـأُلِيْ دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ: فَأَصْبَحَ
أَبَـوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُ
لِيْ دَمْعٌ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ
عِـنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا
فَـجَـلَسَـتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَـلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ
قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ قَالَتْ:
فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ
فَـإِنَّـهُ قَـدْ بَـلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ
وَإِنْ كُـنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِيْ اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ
إِذَا اعْـتَـرَفَ بِـذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ فَلَمَّا
قَـضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـقَـالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ
قَـطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِيْ: أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ۔ قَالَ: وَاللّٰهِ!
مَـا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقُلْتُ لِأُمِّيْ أَجِيْبِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ:
وَأَنَـا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ
عَـلِـمْـتُ لَـقَـدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ أَنْفُسِكُمْ
وَصَـدَّقْتُـمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَا
تُـصَـدِّقُوْنِيْ بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ مِنْهُ
بَـرِيْـئَةٌ لَتُـصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ! مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِيْ يُوْسُفَ
قَـالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِيْ قَالَتْ: وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَائَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: ((يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ أُمِّي: قُوْمِي إِلَيْهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِيْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ! لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: بَلَى وَاللّٰهِ! إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ: ((يَا زَيْنَبُ! مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ.)) [1]

''اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لیجانے کے لیے قرعہ ڈالتے جن کا نام نکل آتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا۔ میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ مجھے ہودج سمیت اونٹ پر چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا تھا۔ یوں ہمارا سفر جاری رہا۔ پھر جب آپ اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپس لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قضائے حاجت کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور گئی اور قضائے حاجت کے بعد اپنے کجاوے کے پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے خیال ہوا کہ میرا ظفار کے نگینوں کا بنا ہوا ہار کہیں راستہ میں گر گیا ہے۔ میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس میں اتنا محو ہوگئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے تھا۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4750.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تھیں گوشت سے ان کا جسم بھاری نہیں ہوتا تھا کیونکہ کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انہیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں یوں بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گزر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں وہاں جا کر بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انہیں میرے نہ ہونے کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے (تاکہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں سفر میں دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا، جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انہوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ پردہ کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو انا اللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد انہوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ میں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ سنا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور میں اس پر سوار ہو گئی وہ (خود پیدل) اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دوپہر میں (دھوپ سے بچنے کے لیے) پڑاؤ کیے ہوئے تھے، اس کے بعد جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس عرصہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا برابر چرچا رہا لیکن مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اپنی بیماری میں رسول کریم ﷺ کی طرف سے لطف ومحبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو پہلی بیماریوں کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لاتے اور سلام کرکے صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ''کیا حال ہے؟'' اور پھر واپس چلے جاتے۔ آپ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ ایک دن جب (بیماری سے کچھ افاقہ تھا) کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں ہم "مناصع" کی طرف نکلیں۔ قضائے حاجت کے لیے ہم وہیں جایا کرتی تھیں اور قضائے حاجت کے لیے ہم صرف رات ہی کو جایا کرتی تھیں۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہیں بنے تھے۔ اس وقت تک ہم قدیم عرب کے دستور کے مطابق قضائے حاجت آبادی سے دور جاکر کیا کرتے تھے۔ اس سے ہمیں بدبو سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر کے قریب بنا دیئے جائیں۔ خیر میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے روانہ ہوئیں۔ وہ ابورہم بن عبدمناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔ اس طرح وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔ ان کے لڑکے مسطح بن اثاثہ ہیں۔ قضائے حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگیں تو مسطح کی ماں کا پاؤں انہی کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان سے نکلا مسطح برباد ہو، میں نے کہا تم نے بری بات کہی، تم ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک رہا ہے۔ انہوں نے کہا: واہ! اس کی باتیں تو نے نہیں سنی؟ میں نے پوچھا کیا کہا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیمار تھی ہی، ان باتوں کو سن کر میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرض اور بڑھ گیا اور پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا: ''کیسی طبیعت ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ میرا مقصد ماں باپ کے یہاں جانے سے صرف یہ تھا کہ اس خبر کی حقیقت ان سے پوری طرح معلوم ہوجائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی۔ میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بیٹی! صبر کرو، کم ہی کوئی ایسی حسین وجمیل عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا اس طرح کا چرچا لوگوں نے بھی کر دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی اور رات بھر روتی رہی۔ صبح ہوگئی لیکن میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا نام ونشان تھا۔ صبح ہوگئی اور میں روئے جارہی تھی اسی عرصہ میں رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو بلایا کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ آپ ان سے میرے چھوڑ دینے کے لیے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہوگئی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انہیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان سے کتنا تعلق خاطر ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی بیوی کے بارے میں خیر وبھلائی کے سوا اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں اور علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا اور بھی بہت ہیں۔ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی آپ اس معاملہ میں دریافت فرمالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور دریافت فرمایا: ''بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تجھ کو شبہ گزرا ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں حضور! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جس پر عیب لگا سکوں، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھنے میں بھی سو جاتی ہیں اور اتنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی کی شکایت کی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے مسلمانو! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے۔ اللہ کی قسم کہ میں اپنی بیوی کو نیک پاک دامن ہونے کے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے میں بھی خیر کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں گئے تو میرے ساتھ ہی گئے ہیں۔'' اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی خزرج میں کا کوئی آدمی ہے تو آپ ہمیں حکم دیں، تعمیل میں کوتاہی نہیں ہوگی۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے وہ مرد صالح تھے لیکن آج ان پر قومی حمیت غالب آ گئی تھی (عبداللہ بن ابی منافق) ان ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا انہوں نے اٹھ کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قسم! تم نے جھوٹ کہا ہے تم اسے قتل نہیں کر سکتے، تم میں اس کے قتل کی طاقت نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، کیا تم منافق ہوگئے ہو کہ منافقوں کی طرفداری میں لڑتے ہو؟ اتنے میں دونوں قبیلے اوس وخزرج اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس ہی میں لڑنے تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب لوگ چپ ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہوگئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس دن بھی میں برابر روتی رہی نہ آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (دوسری) صبح ہوئی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے، دوراتیں اور ایک دن مجھے مسلسل روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیند آئی تھی اور نہ آنسو تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرح میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جارہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی، وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت سے اب تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، آپ نے ایک مہینہ تک اس معاملہ میں انتظار کیا اور آپ پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ”اما بعد! اے عائشہ! تمہارے بارے میں مجھے اس اس طرح کی خبریں پہنچی ہیں اگر تم بری ہو تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تمہاری برأت خود کردے گا۔ لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اللہ سے دعائے مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کرچکے تو یکبارگی میرے آنسو اس طرح خشک ہوگئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔ میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجیے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کیا کہنا ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا میری طرف سے آپ جواب دیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میں آپ سے کیا عرض کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی میں اس وقت نو عمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی نہیں پڑھا تھا (میں نے کہا کہ) اللہ کی قسم! میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں، تو آپ لوگ میری بات کا یقین نہیں کریں گے، لیکن اگر میں تہمت کا اقرار کرلوں، حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس آپ لوگوں کے لیے مثال نہیں ہے سوا یوسف علیہ السلام کے والد کے اس ارشاد کے کہ انہوں نے فرمایا تھا ''پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے گا'' بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ پورا یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی۔ میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں (قرآن مجید کی آیت) نازل فرمائے۔ البتہ مجھے اس کی توقع ضرور تھی کہ نبی اکرم ﷺ میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری براءت کردے گا۔ بیان کیا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے گھر والوں میں سے کوئی باہر نہ گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ ﷺ پر طاری ہوئی تھی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی یعنی آپ پسینے پسینے ہوگئے اور پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے جسم اطہر سے ڈھلنے لگا حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرمارہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا، یہ تھا: ''عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔'' میری والدہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامنے (آپ کا شکر ادا کرنے کے لیے) کھڑی ہوجاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ کی قسم میں ہرگز آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ پاک کے سوا اور کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ ''بے شک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے'' مکمل دس آیتوں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برأت میں نازل کردیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے خود اٹھایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے انہوں نے ان کے متعلق کہا کہ اللہ کی قسم اب میں مسطح پر کبھی کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) پر کیسی کیسی تہمتیں لگا دی ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کی مدد کرنے سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ چاہیے کہ ان کی لغزشوں کو معاف کرتے رہیں اور درگزر کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہاں اللہ کی قسم! میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو وہ پھر تمام اخرجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم اب کبھی ان کا خرچہ بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''زینب! تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ کو رب سلامت رکھے، میں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بھی اوپر رہنا چاہتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں تہمت لگانے سے محفوظ رکھا۔ لیکن ان کی بہن حمنہ ان کے لیے لڑی اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوگئی۔''

حدیث 7

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُحْرِمَاتٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا حَاذُوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا ، فَإِذَا جَاوَزُنَا كَشَفْنَاهُ .)) [1]

”اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے، جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔“

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ .)) [2]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو اللہ کی مسجدوں (میں جانے) سے منع نہ کرو، لیکن انہیں زیب و زینت کے بغیر نکلنا چاہیے۔“

حدیث 9

((وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً .)) [3]

---

1. سنن ابوداؤد، كتاب المناسك، رقم: 1833، سنن ابن ماجه، رقم: 2935، سنن دارقطنی: 2/ 295، سنن الكبرىٰ للبيهقی: 5/ 48، صحيح ابن خزيمة: 2691۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔
2. سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 565۔ محدث البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔
3. سنن ابوداؤد، رقم: 4016، صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم: 341.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک بار) ایک بھاری پتھر اٹھائے چلا جا رہا تھا کہ میرا کپڑا اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر کپڑا لے لو اور برہنہ حالت میں مت چلو۔''

حدیث 10

((وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا . قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ .)) [1]

''اور بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ستر کن سے چھپائیں اور کن کے لیے چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے چھپاؤ۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے پھر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر ایک آدمی کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی بھی ہو تو آپ نے فرمایا: حسب استطاعت کوشش کرو کہ اسے (ستر کو) کوئی نہ دیکھے۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو (تو کیا ستر ننگا کر سکتا ہے)؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔''

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الحمام، رقم: 4017۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ أَبِیهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِی الْمَرْأَةُ إِلَی الْمَرْأَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

مرد کا ستر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰﴾ (النور: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) آپ مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ (عمل) ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحیض، رقم: 338، سنن ترمذی، کتاب الأدب، رقم: 2793، سنن ابو داؤد، رقم: 4018، سنن ابن ماجه، رقم: 661، سنن نسائی الکبریٰ، رقم: 9229/5، صحیح ابن حبان، رقم: 5574، صحیح ابن خزیمة، رقم: 72، مصنف ابن ابی شیبة: 106/1، مسند أبو یعلی: 1136.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 12

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا نِسَائُهُ.)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ اگر مجھے اپنے اس معاملے کا پہلے علم ہوجاتا کہ جس کا مجھے تاخیر سے علم ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو صرف آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔''

حدیث 13

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ.)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناف اور گھٹنے کے درمیان جو کچھ ہے ستر ہے۔''

حدیث 14

((وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ،

---

❶ سنن أبو داؤد، رقم: 3141، سنن ابن ماجه، رقم: 1464، تلخيص الجير: 3/472- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ السنن الصغرى للبيهقي: 323، إرواء الغليل، رقم: 271، صحيح الجامع الصغير، رقم: 5583.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاذِنَ لَهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، وَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ، وَجَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَاذِنُ، فَاَذِنَ لَهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَاسْتَاذَنَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ، ثُمَّ اَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، دَخَلَ عَلَيْكَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ وَاَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ لَمْ تَحَرَّكْ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ فَقَالَ: اَلَا اَسْتَحِيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحِيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ.“[1]

”اور حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں رانوں سے کپڑا اٹھا کر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے بھی اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی، تب بھی آپ اسی حالت میں رہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی تو بھی آپ ویسے ہی رہے، پھر اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے تب بھی آپ اسی کیفیت میں رہے، لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے اجازت چاہی تو آپ نے اپنی رانیں ڈھانپ لیں اور پھر انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے گئے تو میں نے اس کی وجہ دریافت کی، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس

[1] معجم كبير للطبراني، رقم: 11656، معرفة السنن ولأثار للبيهقي: 3/ 252، مسند احمد: 6/ 288.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔‘‘

عورت کا ستر

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱﴾ (النور: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور آپ مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو (از خود) اس میں سے ظاہر ہو اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبان پر ڈالے رکھیں، اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں، مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ دادا پر یا اپنے خاوند کے باپ دادا پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں (سوتیلے بیٹوں) پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی (مسلمان) عورتوں پر یا اپنے دائیں ہاتھ کی ملکیت (کنیزوں) پر یا عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے نوکر چاکر مردوں پر یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں (کی چیزوں) سے واقف نہ ہوں اور وہ (عورتیں) اپنے پاؤں (زور زور سے) زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہے وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(لوگوں کو) معلوم ہو جائے، اور اے مومنو! تم مجموعی طور پر اللہ سے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

حدیث 15

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِي شِبْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.)) [1]

"اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کا ذکر کیا تو انہوں نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لمبا کرے؟ آپ نے فرمایا: ایک بالشت لٹکا لے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔"

حدیث 16

((وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا، وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ.)) [2]

"اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی بہن) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4117۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

[2] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4104، صحیح الترغیب، رقم: 2045، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 7847، المشکاة، رقم: 4372.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اپنا منہ موڑ لیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! جب لڑکی بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے، اور آپ ﷺ نے (یہ کہتے ہوئے) اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔"

حدیث 17

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ .)) [1]

"اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (مکمل) ستر ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگ جاتا ہے۔"

حدیث 18

((وَعَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا ، قَالَ: وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ ، إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا ، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ .)) [2]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الرضاع، رقم: 1173، المشكاة، رقم: 3109، صحيح الترغيب، رقم: 346، صحيح الجامع الصغير، رقم: 6690.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب اللباس، رقم: 4106، سلسلة الصحيحة، رقم: 2868.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ایک غلام جو آپ نے ان کو ہبہ کیا تھا، لے کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایسا کپڑا تھا کہ وہ اگر اسے سر پر لپیٹتیں تو ان کے پاؤں تک نہ پہنچتا تھا اور اگر پاؤں کو چھپاتیں تو سر پر نہ رہتا تھا۔ پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس الجھن کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں، تمہارے سامنے صرف تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام ہے۔"

حدیث 19

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارَى.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں، (لہٰذا) نہ تم یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی۔"

حدیث 20

((وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ: يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ! اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ، فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ، مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ، وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ

[1] سنن ترمذی، كتاب الاستئذان والأداب، رقم: 2695، السلسلة الصحيحة، رقم: 2194، صحيح الجامع الصغير، رقم: 9565، صحيح الترغيب، رقم: 2723.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ ، قَالَ إِلَّا هٰكَذَا ، وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا ، قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ: وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ .)) [1]

''اور جناب ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا، اے عتبہ بن فرقد! صورت حال یہ ہے کہ تیرے پاس جو مال ہے، وہ تیری محنت و مشقت کا نتیجہ نہیں ہے، نہ تیرے باپ کی محنت کی کمائی ہے اور نہ تیری ماں کی محنت کا ثمرہ ہے، اس لیے مسلمانوں کا ان کے گھروں میں اس سے سیر کرو، جس سے تم اپنے گھر میں سیر ہوتے ہو اور اپنے آپ کو عیش وعشریت، مشرکوں کے لباس اور شکل وصورت اور ریشم کے لباس سے بچاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے، مگر اتنی مقدار سے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے اپنی دو انگلیاں، درمیان انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں ملا کر بلند کیں، (ظاہر کیں) عاصم نے کہا، یہ خط میں موجود ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں بلند کیں۔

عریانی والا لباس ممنوع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ ﴾

(النور: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے

[1] صحیح مسلم، کتاب اللباس، رقم: 5411.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

حدیث 21

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

”اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیسی کیسی بلائیں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں۔ کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے۔ دیکھو بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی جو عورتیں باریک کپڑے پہن کر غیروں کو اپنا جسم دکھاتی پھرتی ہیں انہیں روز قیامت یہ سزا دی جائے گی کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے ننگی ہوں گی)۔“

شہرت کا لباس ممنوع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾

(البينة : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے۔“

[1] صحيح بخاری، كتاب اللباس، رقم: 5844.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ.)) ❶

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِى قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ اِذْ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ.)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ وہ اپنے بالوں اور کپڑوں پر اترایا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِى عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ، وَالْعَظَمَةُ اِزَارِىْ، مَنْ نَازَعَنِىْ

---

❶ سنن ابن ماجه، رقم: 3606، سنن ابؤداود، رقم: 4029، مسند احمد، رقم: 2/139.

❷ صحيح مسلم، كتاب اللباس، رقم: 2088.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وَاحِدًا مِّنْهُمَا ، قَذَفْتُ فِي النَّارِ .)) ❶

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو کوئی ان میں سے ایک بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے جہنم میں پھینکوں گا۔“

حدیث 25

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا ، مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ .)) ❷

”اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیؤ، صدقہ کرو اور لباس پہنو، لیکن اسراف (فضول خرچی) اور تکبر سے بچو۔“

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلْ مَا شِئْتَ ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ .)) ❸

”اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخیلی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی نے ہلاک کر دیا تھا۔“

❶ مسند احمد: 414/2، سلسلة الصحيحة، رقم: 541.
❷ سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، رقم: 3605، صحيح الترغيب، رقم: 2145.
❸ صحيح بخارى، كتاب اللباس، قبل رقم: 5783 معلقاً.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لباس میں تواضع

حدیث 27

((وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَلَ الْكَرَامَةِ .)) [1]

''اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ .)) [2]

''اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

---

[1] سنن ابو داؤد، رقم: 4778، شعب الایمان للبیهقی: 8304، صحیح الترغیب، کتاب اللباس والزینة، رقم: 2073.

[2] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، رقم: 5447.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

لباس صاف ستھرا ہو

حدیث 29

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ؟ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟)) [1]

”اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے بکھرے سے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔ اور آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اسے پانی نہیں ملا کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لیتا۔“

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونٍ، فَقَالَ: أَلَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ أَيِّ الْمَالِ، قَالَ: قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، قَالَ: فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ.)) [2]

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب اللباس، رقم: 4062، سنن نسائی، رقم: 5236، صحيح الجامع الصغير، رقم: 1333، السلسلة الصحيحة، رقم: 493.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب اللباس، رقم: 4063، غاية المرام: 75، صحيح الجامع الصغير، رقم: 254، المشكاة، رقم: 4352.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ آپ نے پوچھا کس قسم کا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام ہر طرح کا مال عنایت فرمایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور احسان کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہیے۔''

گھر اور لباس میں تصاویر نہ رکھیں

حدیث 31

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں کچھ تصاویر بنی ہوئی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہ آئے۔ میں آپ کے چہرے سے

[1] صحيح البخارى، كتاب اللباس، رقم: 5961.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ناراضگی پہچان گئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اللہ سے اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو اور آپ نے فرمایا: جس گھر میں تصاویر ہوتی ہیں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا. فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.)) [1]

''اور سعید بن ابی حسن نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص ان کے پاس آیا، اور کہا، اے ابوعباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں، جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں۔ ابن

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم 2225.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا: ''جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا'' (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم مورتیں بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے بنا سکتے ہو۔''

حرام چمڑے کا لباس پہننا

حدیث 33

((وَعَـنْ خَالِدٍ قَالَ: وَفَدَ الْـمِـقْدَامُ بْنُ مَعْدِى كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْـوَدِ وَرَجُـلٌ مِنْ بَنِى أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِـى سُـفْيَـانَ، فَـقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَـهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حِجْرِهِ فَـقَـالَ: هَـذَا مِـنِّى وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟ فَـقَـالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ، أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّـى أُغَيِّظَكَ وَأُسْـمِـعَكَ مَا تَكْرَهُ! ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنَّ أَنَا صَـدَقْـتُ فَـصَدِّقْنِى، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِى، قَالَ: أَفْعَلُ قَالَ فَـأَنْشُدُكَ بِـالـلّٰـهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَـى عَنْ لُبْسِ الـذَّهَـبِ؟ قَـالَ: نَـعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ، وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ.)) [1]

’’اور جناب خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب، عمرو بن اسود اور قبیلہ بنواسد کا ایک آدمی جو اہل قنسرین میں سے تھا، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ معاویہ نے مقدام سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں؟ تو مقدام نے ’’اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ‘‘ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں ان کی وفات کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا تھا اور کہا تھا: یہ (حسن) مجھ سے ہے اور حسین علی سے! اسدی آدمی نے کہا: دہکتا کوئلہ تھا جسے اللہ عزوجل نے بجھا دیا۔ مقدام نے کہا: مگر (میں تو ایسی بات نہیں کہتا جو اس اسدی نے کہی ہے) میں آج تمہیں غصہ دلا کے رہوں گا اور وہ کچھ سناؤں گا جو تمہیں برا لگے۔ پھر کہا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر غلط کہوں تو تردید

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4131۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دینا۔ معاویہ نے کہا: ایسے ہی کروں گا۔ مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ مقدام نے پھر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمہیں خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں۔ مقدام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھا ہے اے معاویہ! اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے معلوم تھا کہ میں تجھ سے ہرگز نہیں بچ سکوں گا۔ خالد بن معدان نے بیان کیا کہ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام کے لیے اس قدر انعام کا حکم دیا جو اس کے دوسرے دو ساتھیوں کے لیے نہیں تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دو سو والوں میں حصہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدام کھلے ہاتھ کے سخی آدمی ہیں اور اسدی اپنے مال کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔"

حدیث 34

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَیَكُوْنُ رِجَالٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْكُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ، وَیَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الشَّرَابِ، وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ، وَیَتَشَدَّقُوْنَ بِالْكَلَامِ فَاُوْلٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ.))[1]

[1] معجم اوسط للطبرانی: 2351، شعب الایمان للبیهقی: 5/ 33، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 3663، صحیح الترغیب والترهیب، رقم: 2148، السلسلة الصحیحة، رقم: 1891.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو انواع و اقسام کے کھانے کھائیں گے، انواع و اقسام کے مشروبات پیئیں گے، انواع و اقسام کے لباس پہنیں گے اور غیر محتاط کلام کریں گے، (یاد رکھو کہ) یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔‘‘ 1

ریشمی لباس صرف عورتوں کے لیے ہے

حدیث 35

((وَعَنْ عَلِیِّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ یَقُولُ: إِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِیرًا فَجَعَلَهُ فِی یَمِینِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِی شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَیْنِ حَرَامٌ عَلَی ذُکُورِ أُمَّتِی.)) 1

’’اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑ کر ارشاد فرمایا: یقیناً یہ دونوں اشیاء میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (معلوم ہوا کہ یہ اشیاء صرف مردوں کے لیے حرام ہیں عورتوں کے لیے نہیں، وہ انہیں پہن سکتی ہیں)۔‘‘

مرد حضرات شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ

1 سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4057، سنن نسائی، رقم: 5145، سنن ابن ماجه، رقم: 5995، صحیح ابن حبان: 1465۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِى النَّارِ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔''

حدیث 37

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کریں گے۔''

جوتے پہننا

حدیث 38

((وَعَـنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِى سَفَرٍ فَقَالَ: أَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ .))[3]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: جوتے خوب پہنا کرو، بلاشبہ آدمی جب تک جوتا پہنے ہو تو (گویا) وہ سوار ہوتا ہے۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: 5787.
2. صحیح البخاری، کتاب اللباس، رقم: 5784.
3. سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، رقم: 4133، سلسلة الصحيحة، رقم: 345.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیا لباس پہننے کی دعائیں

حدیث 39

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ: غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ .)) [1]

''اور جناب سہل اپنے والد معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا: ''**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ**'' ''ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت و طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔'' تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ: إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ ، وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ، قَالَ

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، رقم: 4023، سنن دارمی، رقم: 2623، مستدرک حاکم: 1/507۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

أَبُو نَضْرَةَ: فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو اس کا نام لیتے اور یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ، وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ'' اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے''۔ ابونضرہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: ''تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى'' اللہ کریم اسے خوب (استعمال کرکے) پرانا کرو اور اللہ اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4020، سنن ترمذی، رقم: 1822۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔